

## 41899- قربانی کے جانور میں عمر کا خیال رکھنا

### سوال

کیا قربانی کے جانور کے لیے کوئی عمر معین ہے؟  
اور کیا ڈیڑھ سال کی گائے قربانی میں ذبح کی جاسکتی ہے؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ شریعت مطہرہ نے قربانی کے جانور کے لیے عمر کی حد متعین کی ہے اس سے کم عمر کا جانور ذبح کیا جائے تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔  
دیکھیں: المجموع للنووی (1/176)۔

اس کی دلیل کئی ایک احادیث میں پائی جاتی ہیں چند ایک احادیث پیش کی جاتی ہیں :

بخاری اور مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ :

"میرے ایک ماموں جن کا نام ابو بردہ تھا نماز عید سے قبل ہی قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

"تیری بخری ایک عام گوشت والی بخری تھی"

تو انہوں نے عرض کیا : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گھر کی ایک بخری کا جذعہ ہے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (5556) صحیح مسلم حدیث نمبر (1961)

اور ایک روایت میں ہے کہ :

"عناق جذعہ" کے لفظ ہیں۔

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے :

"میرے پاس جذعہ ہے جو دو منڈے سے بھی بہتر ہے، کیا میں اسے ذبح کر لوں؟"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ذبح کر لو، اور تیرے علاوہ کسی اور کے لیے صحیح نہیں"

اور ایک روایت میں ہے :

"تیرے بعد کسی اور کے لیے جائز نہیں"

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے نماز سے قبل ذبح کیا تو اس نے وہ جانور اپنے لیے ذبح کیا ہے، اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو وہ اس کی قربانی ہے، اور اس نے مسلمانوں کی سنت پر عمل کیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5563).

اس حدیث میں ہے کہ بخری کا جذعہ قربانی کے لیے جائز نہیں، اور جذعہ کا معنی آگے بیان کیا جا رہا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تہذیب السنن میں کہتے ہیں :

قولہ : "اور تیرے بعد کسی اور کے علاوہ کفالت نہیں کرے گا"

یہ قطعی نفی ہے کہ اس کے بعد کسی کے لیے بھی جائز نہیں "انتہی.

جاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دودانتے (دودنا) کے علاوہ کوئی جانور ذبح نہ کرو، لیکن اگر تمہیں وہ ملنا مشکل ہو جائے تو پھر بھیڑ کا جذعہ ذبح کر لو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1963).

اس حدیث میں بھی اس بات کی صراحت پائی جاتی ہے کہ دودانتا ہی ذبح کرنا ضروری ہے، لیکن بھیڑ کی نسل سے جذعہ کفالت کر جائیگا.

مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

علماء کرام کا کہنا ہے کہ :

"مسند اونٹ، گائے، بخری میں سے دودانتے اور اس سے زیادہ والے کو کہتے ہیں، یہ صراحت اس لیے ہے کہ بھیڑ کے جذعہ کے علاوہ کوئی بھی جذعہ کسی بھی حالت میں جائز نہیں "انتہی.

اور حافظ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"حدیث کا ظاہر یہ تقاضا کرتا ہے کہ : بھیڑ کا جذعہ بھی اس وقت جائز ہے جب دودانتا نہ ملے، اور اجماع اس کے خلاف ہے، چنانچہ اس کی تاویل کرنا ضروری ہے کہ اسے افضلیت پر

محمول کیا جائے گا، اس کی تقدیر یہ ہوگی کہ : مستحب یہ ہے کہ دودانتے کے علاوہ کوئی نہ ذبح کیا جائے "انتہی

دیکھیں : التلخیص (4/285).

اور امام نووی رحمہ اللہ نے بھی مسلم کی شرح میں ایسے ہی کہا ہے۔

اور عون المعبود میں ہے :

"یہ تاویل لازمی اور متعین ہے" انتہی۔

پھر قربانی میں بھیڑ کے جذع کے جواز میں کچھ احادیث ذکر کی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے :

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے جذع کی قربانی کی"

سنن نسائی حدیث نمبر (4382) حافظ رحمہ اللہ نے اس کی سند کو قوی کہا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور الموسوعۃ الفقہیہ میں قربانی کی شرط میں ہے :

دوسری شرط :

وہ جانور قربانی کی عمر کو پہنچا ہوا ہو، وہ اس طرح کہ اونٹ، گائے اور بکری میں سے دودنٹا یا اس سے زیادہ ہو، یا پھر بھیڑ سے جذع سے بڑا ہو، بھیڑ کے علاوہ دودنٹے سے کم عمر کا کوئی جانور قربانی کے لیے جائز نہیں، اور نہ ہی بھیڑ کے جذع سے کم عمر کا...

اس شرط پر سب فقہاء متفق ہیں، لیکن جذع اور دودنٹا کی تفسیر میں ان کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے "انتہی۔

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیہ (83/5)۔

اور ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس جانور کی قربانی دی جاتی ہے ان میں سے اور بکری کے جذع کی قربانی کرنا جائز نہیں، صرف بھیڑ کے جذع کی قربانی ہو سکتی ہے، بلکہ سب جانوروں میں سے دودنٹا یا اس سے زیادہ عمر کا جانور ذبح کرنا جائز ہے، اور سنت نبویہ کے مطابق بھیڑ کا جذع قربانی کیا جاسکتا ہے" انتہی

دیکھیں : ترتیب التصدیہ (267/10)۔

اور "المجموع" میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"امت کا اس پر اجماع ہے کہ اونٹ، گائے اور بکری میں سے دودنٹا ہی قربانی کرنا جائز ہے، اور بھیڑ کا جذع ذبح کیا جاسکتا ہے، اور یہ مذکورہ اشیاء قربانی میں کفالت کرتی ہیں، الایہ کہ جو ہمارے اصحاب ابن عمر اور امام زہری نے بیان کیا ہے کہ :

"بھیڑ میں سے جذع کفالت نہیں کرتا"

اور عطاء، اوزاعی کہتے ہیں کہ: اونٹ، گائے، بکری اور بھیڑ سب کا جذبہ کفایت کرے گا "انتہی۔

دیکھیں: المجموع للنووی (366/8)۔

دوم:

بالتحدید قربانی کی عمر میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

احناف اور خابلد کے ہاں بھیڑ میں سے جذبہ اسے کہتے ہیں جو مکمل چھ ماہ کا ہو۔

اور مالکیہ اور شافعیہ کے ہاں ایک سال کا جذبہ شمار ہوتا ہے۔

اور مسیٰ یعنی دودانتا: احناف، مالکیہ، خابلد کے ہاں بکری میں دودانتا ایک سال کا ہے، اور شافعیہ کے ہاں دو سال کا۔

گائے میں سے احناف، شافعیہ، خابلد کے ہاں دودانتا وہ ہے جو مکمل دو سال کا ہو، اور مالکیہ کے ہاں مکمل تین برس کا۔

اور اونٹ میں سے احناف، شافعیہ، مالکیہ، خابلد کے ہاں دودانتا وہ ہے جو مکمل پانچ برس کا ہو۔

دیکھیں: بدائع الصنائع (70/5) البحر الرائق (202/8) التاج والاکیل (363/4) شرح مختصر خلیل (34/3) المغنی (368/13)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "احکام الاضحیۃ" میں کہتے ہیں:

"اونٹ میں سے دودانتا وہ ہے جو مکمل پانچ برس کا ہو، اور گائے میں مکمل دو سال کا، اور بکری میں سے ایک سال کا۔

اور جذبہ جو نصف سال کا ہو، چنانچہ اونٹ، گائے، بکری میں سے دودانتے سے کم عمر کا جانور قربانی کرنا صحیح نہیں، اور نہ ہی بھیڑ میں سے جذبہ سے چھوٹا جانور "انتہی۔

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے:

"شرعی دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ بھیڑ میں سے چھ ماہ کا جانور قربانی کے لیے جائز ہے، اور بکری میں سے ایک برس اور گائے میں سے دو سال، اور اونٹ میں سے پانچ برس کا

قربانی کرنا جائز ہے، اس سے چھوٹا جانور نہ توجیح کی قربانی میں لگے گا اور نہ ہی عام قربانی میں، کیونکہ کتاب و سنت کے دلائل ایک دوسرے کی تفسیر کرتے ہیں "انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ البیہ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (377/11)۔

اور کاسانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

عمروں کا یہ اندازہ جو ہم نے کہا ہے وہ نقص منہ کرنے کے لیے ہے نہ کہ زیادہ منہ کرنے کے لیے، تاکہ کوئی شخص اس سے کم عمر کا جانور ذبح کرے گا تو یہ جائز نہیں، اور اگر وہ اس سے

بڑی عمر کا جانور ذبح کرتا ہے تو جائز ہوگا، اور یہ افضل ہوگا، اور قربانی میں نہ تو حمل اور نہ ہی چھوٹا سا بچہ، اور نہ ہی پچھڑا، اور فصیل ذبح کرنا جائز ہے، کیونکہ شریعت میں وہی عمریں بیان

ہوئی ہیں جو ہم بیان کر چکے ہیں اور ان کا نام نہیں لیا گیا "انتہی

دیکھیں: البدائع الصنائع (70/5).

چنانچہ اس سے یہ واضح ہوا کہ دو سال سے چھوٹی گائے ذبح کرنا جائز نہیں، کسی بھی امام نے اسے جائز نہیں کہا۔

واللہ اعلم۔